

## سوال

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی اور ان کے دینی افکار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعد والی صدی کو مدنظر رکھتے ہوئے ظہور اسلام اور اس کے پھیلنے پر بحث کریں -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دینی افکار کی تین لحاظ سے تقسیم کرتے ہوئے تفصیل کے ساتھ شرح کریں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصی زندگی اور ان کے اعتقاد و خلفیات اور عمومی طور پر ساتویں صدی کے معاشرہ پر ان افکار کا انعکاس کس طرح ہوا ؟

جزیرہ عرب سے یورپ میں اسلام کس طرح اور کب پہنچا ، اور مغرب میں عیسائیوں پر اور مغربی ممالک اور اس قریبی مناطق میں اسلام کے اثر کی وضاحت کریں -

## پسندیدہ جواب

الحمد لله.

پہلا :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم افکار اپنی طرف سے نہیں لائے بلکہ جو بھی لائے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور اللہ کے وحی کردہ ہیں -

دوسرا :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی :

علی الاطلاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر بسنے والوں میں سے سب سے اعلیٰ اور اشرف نسب رکھتے ہیں ، جس کی گواہی ان کے دشمن بھی دیتے تھے ، اسی لیے اس وقت جبکہ ابھی ابوسفیان ( رضی اللہ تعالیٰ عنہ ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے نے بھی رومی بادشاہ کے سامنے شہادت دی کہ اس کی قوم سب سے اعلیٰ و اشرف ہے اور اس کا قبیلہ بھی سب سے اشرف ہے اور پھر اس قبیلے کی شاخ میں جو سب سے اشرف شاخ ہے اس سے اس کا تعلق ہے جو یہ نسب رکھتے ہیں :

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرة بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن

مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن محد بن عدنان - - - - بن اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام -

اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس برس کی عمر میں جو کہ سن کمال ہے میں نبوت کا تاج پہنایا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو امر نبوت میں سب سے پہلے جس کی ابتدا ہوئی وہ خواب تھے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی خواب دیکھتے وہ روشن صبح کی طرح ظاہر ہوجاتی -

کہا جاتا ہے کہ یہ خواب چھ مہینہ رہے اور نبوت کی مدت تئیس برس پر محیط ہے تو یہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں ، پھر اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور فرشتہ آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم غار حراء میں تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خلوت پسند تھی تو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو آیات نازل فرمائیں **اقراء باسم ربك الذى خلق العلق ( 1 )** -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت بتدریج تھی :

مرتبہ اولی نبوت ،

دوسرا مرتبہ : قریبی رشتہ داروں کو

تسرا مرتبہ : اپنی قوم کو

چوتھا مرتبہ : ساری عرب قوم جس کے پاس پہلے بھی نبی آئے تھے

پانچواں مرتبہ : سب انسانوں اور جنوں کو آخری زمانے تک -

اس کے بعد تین سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم چوری چھپے دعوت کا کام کرتے رہے ، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی :

تو اب آپ اس حکم کو جو آپ کو دیا جا رہا ہے اسے کھول کر سنا دیجئے ! اور مشرکوں سے اعراض کیجئے الحجر ( 94 )

جو کچھ اوپر بیان ہوا ہے ہم نے اسے زاد المعاد سے استفادہ کیا ہے دیکھیں زاد المعاد لابن قیم ( 1 / 71 ) -

تیسرا :

اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس بات کی دعوت دیتے تھے اس کے متعلق ابوسفیان ( رضی اللہ تعالیٰ عنہ ) کی

زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ہی کافی ہیں جو کہ اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے ۔

عظیم روم ہرقل نے ابوسفیان ( رضی اللہ تعالیٰ ) عنہ کو کہا تو وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے ؟ ابوسفیان نے جواب دیا : وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اللہ وحدہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھرائیں ، اور وہ ہمیں اس سے بھی منع کرتے ہیں جس کی عبادت ہمارے آباء و اجداد کرتے رہے ۔

اور اسی طرح وہ ہمیں نماز پڑھنے ، صدقہ دینے اور عفت و عصمت ، اور عہد و پیمانہ کا پاس کرنا اور امانت کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے ۔

تو ابوسفیان کی اس کلام پر ہرقل نے کچھ طرح تعلیق چڑھائی :

اور نبی کی یہی صفات ہوتی ہے مجھے اس کا علم تھا کہ اس کا ظہور ہونے والا ہے لیکن میرا یہ خیال نہیں تھا کہ تم میں سے ہوگا ، اگر تو جو کچھ تم نے کہا ہے وہ سچ ہے تو عنقریب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس پاؤں والی جگہ کے مالک بنیں گے ، اگر مجھے علم ہو کہ میں وہاں تک پہنچ سکوں تو ان تک پہنچنے کے لیے سفر کی تکلیف برداشت کروں ، اور اگر میں وہاں ہوتا تو اس کے قدم دھوتا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ( 2782 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1773 ) ۔

چوتھا :

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے ، ان کے دور خلافت میں جو بڑے بڑے کام ہوئے وہ یہ ہیں : لشکر اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روانگی ، مرتدین اور مانعین زکاۃ اور مسیلمہ کذاب سے جنگ ، اور قرآن کریم کا جمع کرنا ۔

ان کی وفات کے بعد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمام خلافت اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں ، جو کہ سابقین الاولین اور عشرہ مبشرہ اور خلفاء راشدین میں سے ایک ہیں ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور کبار صحابہ کرام اور زہاد میں سے تعلق رکھتے ہیں ۔

ان کے دور خلافت میں اسلامی فتوحات بہت زیادہ ہوئیں تو دمشق اور اردن ، عراق و بیت المقدس اور مصر کی فتوحات سامنے آئیں تاریخ ہجری کا آغاز کرنے کا اعزاز بھی انہیں ہی حاصل ہے جو کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشورہ کے بعد شروع کی ۔

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیس 23 ہجری کے آخر میں ایک مجوسی قاتل ابولؤلؤ کے ہاتھوں فجر کی نماز میں زخمی ہونے کی بنا پر قتل ہوئے اور یکم محرم کو اس دنیا فانی سے شہادت کا جام پی کر خالق حقیقی سے جا ملے ۔

ان کے بعد زمام اقتدار عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ آئے اور وہ خلیفہ المسلمین کی مسند پربراجمان ہوئے ، ان کا تعلق بھی عشرہ مبشرہ صحابہ کرام سے ہے جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی تھی اور قدیم مسلمانوں سابقون الاولون میں سے ہیں ۔

انہیں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت پر اسلام لانے کا شرف حاصل ہے ، عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ انہوں نے دونوں ہجرتیں ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ بھی کی ، اور سب سے بڑا اعزاز یہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو بیٹیوں سے رشتہ ازواج میں منسلک ہوئے پہلے رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عقد ہوا جب وہ فوت ہو گئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری بیٹی اور رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا ۔

ان کی خلافت کا دور خلاف راشدہ کا سب سے لمبا اور طویل دور ہے جو کہ بارہ سال کے عرصہ پر محیط نظر آتا ہے ، اور بالآخر پینتیس 35 ہجری میں اسی 80 برس سے زیادہ کی عمر پا کر شہید کر دیے گئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

پہران کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمام اقتدار ہاتھ میں لی یہ بھی عشرہ مبشرہ سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں جنت کی خوشخبری سے نوازا گیا تھا ، یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤاخاتی بہائے اور چچا زاد ہیں اور عورتوں کی سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خاوند ہونے کی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا بھی شرف حاصل ہے ۔

سابقون الاولون اور علماء ربانی اور مشہور و معروف بہادروں اور قابل ذکر زاہدوں اور مروف خطباء میں سے ہیں ، قرآن کریم جمع کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرنے والوں میں سے ایک ہیں ۔

پانچواں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآنی ہدایت سے راہنمائے لینے کی بنا پر ہدایت و سیدھے راہ پر تھے بلکہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قول کے مطابق تو ان کا تو خلق ہی قرآن مجید تھا ،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس اخلاق پر اسلام کے ظہور کے بعد تھے اسی اخلاق کے مالک اسلام سے قبل بھی تھے ، لیکن صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کامل اخلاقیات کا مالک بنایا اور اس کی تزیین فرمائی ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب پہلی وحی کا نزول ہوا تو خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو گنتے ہوئے کہنے لگیں :

اللہ تعالیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو پرگزرسوا نہیں کرے گا ، اس لیے کہ آپ تو صلہ رحمی کرتے اور کمزور و ناتواں لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ، اور فقیر کو کھلاتے اور مہمان کی عزت کرتے ، اور حق پر دوسروں کی مدد کرتے ہیں ۔ صحیح

بخاری حدیث نمبر ( 4 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 160 ) -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے علاوہ ان کے دشمنوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرم و شجاعت اور بہادری اور رحم اور حسن کلام اور کثرت عبادت اور صدق و امانت کے وصف سے نوازا ہے جس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل بھی تھے - الخ

ان سب اخلاقیات کی تلخیص اللہ تعالیٰ کے اس قول میں پائی جاتی ہے فرمان باری تعالیٰ ہے :

بلاشبہ آپ تو خلق عظیم کے مالک ہیں القلم ( 4 ) -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق کا بہت ہی عظیم اثر تھا حتیٰ کہ بعض مشرک اور کافر تو صرف ان کے اخلاق سے ہی متاثر ہو کر اسلام میں داخل ہوئے جس کا ذکر مندرجہ ذیل حدیث میں ہے :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نجد کی جانب ایک فوجی ٹکڑی روانہ کی تو وہ بنوحنیفہ کے ایک آدمی کو پکڑ لائے جسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا -

اسے لا کر مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے ، اور کہنے لگے ثمامہ کو کھول دو ، تو ثمامہ مسجد کے قریب ہی کھجوروں کے باغ میں جا کر غسل کر کے مسجد میں داخل ہو کر اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ ، پکارتا تھا ہے - صحیح بخاری حدیث نمبر ( 4114 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1764 ) -

چھٹا :

یورپ میں اسلام کی ایک طریقوں سے پہنچا جن میں چند ایک یہ ہیں :

1 - مسلمانوں کا پوری دنیا کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے پر حریص ہونا ، اسی بنا پر ( 92 ) ہجری الموافق ( 711 م ) میں طارق بن زیاد نے اندلس فتح کیا اور مغربی یورپ میں فتوحات کا سلسلہ اسی چلتا رہا حتیٰ اس کی انتہاء فرانس کی جنوب مشرق میں جاکر ( 114 ) ہجری میں ہوئی -

2 - شمالی افریقہ اور مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا سے روزگار کے سلسلے میں آنے والے لوگ بھی اسلام کے پھیلنے کا سبب بنے -

3 - یورپی لوگوں کا بعض ممالک کے لوگوں کو اپنے ملک میں کام کی غرض سے طلب کرنا مثلاً : جرمنی کے لوگوں نے ترکیوں کو اپنے ہاں کام کی غرض سے ملازمت دی -

4 - یورپی اوردوسرے ممالک میں مبلغین کا وجود -

5 - عثمانی سلطنت کا یورپ میں نفوذ اور اثر و رسوخ -

6 - اصل یورپی لوگوں کا قبول اسلام اور پھر ان کا مبلغ بن کر دعوت اسلام کا کام کرنا -

7 - مسلمانوں اور یورپ کے درمیان تجارتی لین دین اور رابطہ -

8 - یورپین کا بذات خود اسلام قبول کرنا

9 - یورپی افکار اور سوچ کے طریقہ میں تبدیلی -

10 - کنیسہ کی ان خرافات کا ترک کرنا جو وحی کے مخالف تھیں اور علم تجربی پر اعتماد جس کی بنیاد مسلمانوں نے رکھی تھی -

11 - اسلامی کیمونٹی کی مسلمان ہنر مندوں اور ڈپلومہ ہولڈروں کے ذریعہ یورپی کمپنیوں اور ریسرچ اور ایجادوں میں شرکت ، پھر اسلامی کیمونٹی کا یورپ میں عددی اعتبار سے بڑھ جانا جس کی بنا پر وہاں مساجد اور مدارس اور مراکز کا قیام کرنا وغیرہ --- الخ -

تو اس طرح مسلمانوں کی تاثیر وسعت اختیار کرتی گئی حتی کہ اس سے دین اسلام کے دشمن مثالیہودی خوف کھانے لگے ، تو اس کے بارہ میں اسرائیلی صحیفہ " ہارٹس " اپنے جولائی ( 2001 ) کے آخری شمارہ میں لکھتا ہے " جس طرح کہ مغربی یورپ میں حال ہے اسی طرح یونائیٹڈ سٹیٹ امریکہ میں بھی مسلمانوں کی تعداد بھی زیادہ ہوگئی جس سے ان کا سیاسی نفوذ بھی بڑھ گیا ہے --- اسی لیے بلاشبہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ اور ان کا سیاسی قد کاٹھ بڑھ جانا مستقبل میں واشنگٹن پر دباؤ ڈالنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا ، اور خاص کر وہ عرب طالب علم جو کہ سیاسی ناحیہ سے بہت ہی زیاد متحرک ہیں اور ان کی نشاطات بہت تیز ہیں -

اور اسی طرح یہودیوں کی تعداد میں کمی بھی اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ عرب امریکی معاشرے میں گھل مل گئے ہیں ، تو یہ سب کچھ آنے والے دنوں اور مستقبل قریب میں واشنگٹن پر دباؤ میں اہم کردار ادا کرے گا ، جو کہ اس وقت محسوس بھی کیا جا رہا اور نظر بھی آرہا ہے کہ کانگریس پر عربی جماعتوں کا دباؤ ہے ---

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے مندرجہ ذیل لنک پر رابطہ کریں

<http://www.albayan-mag.com/Detail.asp?InNewsItemID=47240>

1 - یورپی ممالک میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ، آج سے دس برس قبل یورپ میں تقریباً بار ( 12 ) ملین مسلمان تھے -

2 - مساجد اور مدارس اور مراکز اسلامیہ کا پھیلاؤ

3 - یورپی ممالک کے دارالحکومتوں میں شرعی حجاب اور پردہ کا عام ہونا بھی ایک سبب ہے -

4 - اسلامی کانفرنسوں اور نمائشوں کا اہتمام اور ایسی کمپنیوں کی بنیاد جو شرعی طریقہ پر ذبح کرتی اور فوت شدگان کو شرعی طریقے پر کفن دفن کا انتظام کریں -

اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک عوامل اور اسباب کارفرما ہیں -

اللہ تبارک و تعالیٰ ہی سیدھے راہ کی طرف ہدایت دینے والا ہے -

واللہ اعلم .